حافظ قرآن تھے۔ ان کے سوا اور لوگ بھی وہاں حافظ قرآن تھے۔ مگر یہ خیال نہ آیا کہ یہ آئت قرآن کے کون سے پارے میں ہے۔ لطف یہ کہ مرزا صاحب نے آئت مرقومہ کو سرسری طور پر نہیں لکھا بلکہ اس کا ترجمہ بھی کیا ہے۔ اور اس سے استدلال بھی کیا ہے۔ حالانکہ نہ وہ آئت صحیح ہے نہ دلیل صحیح۔ اسی کو کہتے ہیں۔ ؎

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج،

نوٹ | مرزا صاحب کے اتباع میں کوئی شخص (قادیانی ہو یا لاہوری) ہمیں یہ الفاظ قرآن میں دکھاویں۔ تو ہم ان کو اس محنت کا انعام دس روپیہ دیں گے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے تعلق توڑا

اور

سر سید احمد خان سے جوڑا

کس نے؟

لاہوری پارٹی نے

(۲)

(بقلم مولوی حبیب اللہ صاحب کلرک نہر امرتسری)

اس عنوان سے جون کے مرقع میں ایک حصہ درج ہوا ہے آج اس کا بقایا درج ہے۔

حضرت ابراہیم کا واقعہ نار

جناب مرزا صاحب کی تحریر | ابراہیم علیہ السلام چونکہ صادق اور خدا تعالیٰ کا بندہ تھا اس لئے ہر ایک ابتلا کے وقت خدا نے اس کی مدد کی جب کہ وہ ظلم سے آگ میں ڈالا گیا خدا نے آگ کو اس لئے

سرد کر دیا" (حقیقت الوحی مصنفہ مرزا صاحب ص۵۰)

نوٹ | مرزا صاحب کا صاف اعتراف ہے کہ حضرت ابراہیم آگ میں ڈالے گئے۔

مولوی محمد علی صاحب کا عقیدہ | "کسی طرح ثابت نہیں ہوتا کہ ابراہیم درحقیقت آگ میں ڈالا گیا تھا ایک طرف تو یہ مذکور ہے کہ اللہ نے اُس کو آگ سے نجات دیدی دوسری طرف یوں لکھا ہے کہ انہوں نے اس کو قتل کرنے یا جلانے کا ارادہ کیا لہذا آگ کا مفہوم وہ مقابلہ ہے جو ان کی تدابیر میں مدنظر تھا اور قال اِنِّی مُھَاجِرٌ اِلٰی رَبِّیْ۔ سے مزید ثبوت ملتا ہے کہ آگ سے نجات کا مفہوم ابراہیم کی ہجرت ہے" (ترجمہ قرآن مجید بزبان انگریزی ص۶۴۵ + نوٹ نمبر ۱۹۱۰)

نوٹ | مرزا صاحب کے صریح مخالف انکار ہے۔

سرسید احمد خان کا مذہب | رسالہ "تحریر فی اصول التفسیر"

"حضرت ابراہیم کے قصے میں کوئی نص صریح اس بات پر نہیں ہے کہ درحقیقت اُن کو آگ میں ڈال دیا گیا تھا" (ص۱۲)

ناظرین! مولوی محمد علی کا فیصلہ کیجئے۔ کہ قادیانی احمدی ہیں یا علیگڑھی احمدی؟

حضرت یونس کا واقعہ

مرزا صاحب کا عقیدہ | "اب ظاہر ہے کہ یونس مچھلی کے پیٹ میں مرا نہیں تھا اور اگر زیادہ سے زیادہ کچھ ہوا تھا تو صرف بیہوشی اور غشی تھی اور خدا کی پاک کتابیں یہ گواہی دیتی ہیں کہ یونسؑ خدا کے فضل سے مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہا اور زندہ نکلا اور آخر قوم نے اس کو قبول کیا"

(مسیح ہندوستان میں ص۱۴)

نوٹ | کیسا صاف اعتراف ہے حضرت یونس مچھلی کے پیٹ میں گئے۔

مولوی محمد علی صاحب کا مذہب | "قرآن میں کسی جگہ بھی مذکور نہیں کہ یونسؑ کو مچھلی نے نگل لیا تھا کیونکہ لفظ اِلْتَقَمَ جو یہاں مذکور ہے بالضرور لقمہ کے نگل جانے کا مفہوم نہیں ہوتا بلکہ صرف منہ میں اخذ کرنے کا۔ لین صاحب اپنی لغات میں اِلْتَقَمَ فَاهُ فِی التَّقْبِیْلِ کی نظیر لکھ کر اس کے معنے کرتا ہے کہ اُس کا بوسہ لینے کے وقت اُس نے اس کا منہ اپنے ہونٹوں میں لے لیا اس بارہ میں ایک حدیث نبوی[۱] بھی موجود ہے کہ مچھلی نے حضرت کی صرف ایڑی کو منہ میں

[۱] ایسی کوئی صحیح مرفوع متصل حدیث نہیں ہے جو آپ کہتے ہیں ہاں البتہ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت آئی ہے کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت یونس کی دعا جیسا نہوں نے اپنے رب سے دعا کی حالانکہ وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے یہ تھی لا الٰہ الا انت سبحٰنک انی کنت من الظلمین (مسند احمد مطبوعہ مصر جلد ۱ صفحہ ۱۷۰ و ترمذی)

لیا تھا اس میں بھی قرآن بائبل کی تردید کرتا ہے یعنی بائبل یونسؑ کا مچھلی سے نگلا جانا اور اس کے پیٹ میں داخل ہونا بیان کرتی ہے جو قرآن کے برخلاف ہے" (ترجمہ قرآن بزبان انگریزی ص۸۷۶ نوٹ نمبر ۲۱۲۳)

نوٹ امتی اپنے ظلی نبی کی کیسی دلیری سے مخالفت کرتا ہے۔

سر سید احمد صاحب کی تحریر "اسی طرح حضرت یونسؑ کے قصے میں اس بات پر قرآن مجید میں کوئی نص نہیں ہے کہ درحقیقت مچھلی اُن کو نگل گئی تھی۔ ابتلع کا لفظ قرآن میں نہیں ہے۔ التقم کا لفظ ہے جس سے صرف منہ میں پکڑ لینا مراد ہے" (تحریر فی اصول التفسیر ص۱۷)

(۵) ملکہ بلقیس کے تخت کا آنا

مرزا صاحب کا قول "اَنَا اٰتِیْکَ بِہٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْکَ طَرْفُکَ کے معنے ایک شخص نے (مرزا صاحب سے) پوچھا تو فرمایا۔ ایک پل میں عرش بلقیس کے آجانے میں استبعاد کیا ہے، اصل میں ایسے اعتراض ان لوگوں کے دلوں میں اٹھتے ہیں اور وہی ایسی باتوں کی تاویل کرنے پر دوڑتے ہیں جن کا خدا تعالیٰ کی قدرتوں پر پورا پورا یقین نہیں آتا"

(قول مرزا اخبار بدر ۱۹ اپریل ۱۹۰۷ء ص۳)

نوٹ صاف اعتراف ہے مزید بھی سنیے۔

"وانت تعلم انما امرہ اذا اراد شیئا فانما یقول لہ کن فیکون اتحسبون ان ملائکۃ اللہ کانوا اقل حمیۃ وقوۃ من صاحب سلیمانؑ الذی ما قام من مجلسہ وما نقل الی مکان واتی بعرش بلقیس قبل ان یرتد طرف سلیمان" (حمامۃ البشریٰ مصنفہ مرزا صاحب ص۴۶ کا حاشیہ) (حضرت سلیمان علیہ السلام کا مصاحب تخت بلقیس آنکھ جھپکنے سے پہلے لے آیا تھا)

مولوی محمد علی صاحب کا مذہب "عرشہا ظاہر کرتا ہے بلقیس کے واسطے ایک تخت یعنی وہ تخت جو حضرت سلیمان نے اس کے واسطے بنوایا تھا نہ کہ ملکہ بلقیس کا اپنا تخت جو ملک سبا (یمن) میں تھا" (ترجمہ قرآن بزبان انگریزی نوٹ نمبر ۱۸۵۱)

ناظرین فیصلہ فرمائیں کہ مولوی محمد علی صاحب نے اپنے حکم عدل (مرزا صاحب) کو چھوڑا یا نہیں۔

(۶) حضرت خضر علیہ السلام کی نبوت

مرزا صاحب کا عقیدہ "وہ شخص جس نے کشتی کو توڑا اور ایک معصوم بچہ کو قتل کیا جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے وہ صرف ملہم ہی تھا نبی نہیں تھا" (ازالہ اوہام حصہ اول ص ۱۵۲)

(ثابت ہوا کہ حضرت خضر نے کشتی کو توڑا تھا)

مولوی محمد علی صاحب کا مذہب "خضر کو اپنی وحی کو حجت قطعی ٹھہرانے سے یہ صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ رسول اور نبی تھے" (بیان القرآن جلد ۲ ص ۱۱۸۵)

نوٹ مرزا صاحب خضر کی نبوت کا انکار کرتے ہیں مولوی محمد علی ان کو نبی بتاتے ہیں۔

(۷) خاتم النبیین کے معنے

مرزا صاحب کا عقیدہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمانی نرینہ اولاد کوئی نہیں تھی مگر روحانی طور پر آپ کی اولاد بہت ہوگی۔ اور آپ نبیوں کے لئے مُہر ٹھہرائے گئے ہیں یعنی آئندہ کوئی نبوت کا کمال بجز آپ کی پیروی کی مُہر کے کسی کو حاصل نہیں ہوگا" (حقیقۃ المسیح ص ۴۴ و ۴۸)

نوٹ یعنی مرزا صاحب کا عقیدہ ہے کہ اتباع رسول علیہ السلام سے نبوت مل سکتی ہے۔

مولوی محمد علی کا مذہب "خاتم النبیین کے معنے ہیں آخری نبی اور آپ کو خاتم النبیین کہا اس لئے کہ نبوت کو آپ کے ساتھ ختم کر دیا"

"نبیوں کے خاتم کے معنے نبیوں کی مہر نہیں بلکہ آخری نبی ہیں" (بیان القرآن مصنفہ مولوی محمد علی جلد ۳ ص ۱۵۱۵)

نوٹ بروزی نبی اور امتی میں اختلاف نمایاں ہے۔

(۸) حضرت مسیح سے سوال وجواب کا زمانہ روز قیامت ہے

جناب مرزا صاحب کی تحریر "اللہ تعالیٰ تو قرآن شریف میں بتصریح مسیح کی موت بیان فرماتا ہے پھر وہ زندہ کیونکر ہوئے اور قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ دوبارہ ہرگز نہیں آئیں گے۔ جیسا کہ آیت فلما توفیتنی سے یہ دونوں مطلب ثابت ہوتے ہیں کیونکہ اس تمام آیت کے اول آخر کی آیتوں کے ساتھ یہ معنی ہیں کہ خدا قیامت کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کہیگا کہ کیا تو نے ہی لوگوں کو کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اپنا معبود ٹھہرانا تو وہ جواب دینگے۔ کہ جب تک میں اپنی قوم میں تھا تو میں ان کے حالات سے مطلع تھا پھر جب تو نے مجھے وفات

دیدی تو پھر تو بھی ان کے حالات سے واقف تھا یعنی بعد وفات مجھے ان کے حالات کی کچھ بھی خبر نہیں" (نصرۃ الحق مصنفہ مرزا صاحب صفحہ ۴۰)

نوٹ ناظرین فقرہ زیر خط ملاحظہ کریں کہ گذشتہ کا واقعہ ہے یا آیندہ کا۔

مولوی محمد علی صاحب کا قول تفسیر بیان القرآن کی جلد اول

"یہ کلام عالم برزخ کا ہے جو نزول قرآن سے پہلے ہو چکا ہے" صفحہ ۴۵۹ / ۶۶۰

ناظرین پیر صاحب اس واقعہ کو روز قیامت کے ساتھ مستقبل کہتے ہیں مرید صاحب اس کو ماضی بتاتے ہیں۔

(۹) مسیح موعود کی نبوت

مرزا صاحب کی تحریر "خدا تعالیٰ نے اور اس کے پاک رسول نے بھی مسیح موعود کا نام نبی اور رسول رکھا ہے اور تمام خدا تعالیٰ کے نبیوں نے اس کی تعریف کی ہے۔۔۔۔۔۔ میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے اور اس کو سلام کہا ہے"

(نزول المسیح مصنفہ مرزا صاحب صفحہ ۴۸)

نوٹ مسیح موعود کے لئے نبوت کا لازمہ۔

مولوی محمد علی صاحب کا قول "خصوصاً اس صورت میں جب کہ یہ یقینی بات ہے کہ حدیث کے الفاظ قرآنی وحی کی طرح محفوظ نہیں ہیں۔ ممکن ہے آنحضرت نے صرف نزول عیسٰے ابن مریم کا ذکر کیا ہو جیسا کہ بخاری کی حدیث میں صرف اس قدر لفظ ہیں اور لفظ نبی اللہ نہ فرمایا ہو جیسا کہ بخاری میں لفظ نبی اللہ نہیں پایا جاتا۔ اور کسی راوی نے اس خیال سے کہ عیسٰے بن مریم سے وہی مسیح اسرائیلی مراد ہیں لفظ نبی اللہ ساتھ بڑھا لیا ہو اور پھر ممکن ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس لفظ کو بطور مجاز استعمال کیا ہو" (النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۱۳۰)

ناظرین غور فرمائیں۔ مرزا صاحب مسیح موعود جس بات کو یقیناً اپنے حق میں بتاتے ہیں۔ مولوی صاحب مرزا صاحب کو حکم عدل مان کر بھی اس بات کو محض ممکن ممکن کہنے سے ٹال دیتے ہیں۔ یا للعجب

(۱۰) مرزا صاحب مدعی نبوت و رسالت تھے

مرزا صاحب کا دعوٰی (۱) "ہمارا دعوٰی ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں" (قول مرزا در اخبار بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

(۲) "ہمارے نبی ہونے کے وہی نشانات ہیں جو تورات میں مذکور ہیں میں کوئی نیا نبی نہیں ہوں

پہلے بھی کئی نبی گذرے ہیں جنہیں تم لوگ سچے مانتے ہو۔" (قول مرزا در اخبار بدر ۹ اپریل ۱۹۰۸ء)

مولوی محمد علی صاحب کا انکار "حضرت مرزا صاحب کا دعوے مجدد ہونے کا تھا۔ آپ نبی ہونے کا دعوےٰ کیونکر کر سکتے تھے جب کہ آپ خود تمام عمر یہ لکھتے رہے ہیں کہ جو شخص آنحضرت صلعم کے بعد دعوےٰ نبوت کرے وہ ختم نبوت کا منکر اور کافر و دجال ہے۔ وہ لوگ بھی یقیناً غلطی پر ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ۱۹۰۱ء میں حضرت مرزا صاحب نے اپنے دعوے میں تبدیلی کی۔ آپ کا دعوے شروع سے لے کر آخیر تک یہی رہا ہے کہ آپ نبی نہیں بلکہ محدث ہیں۔" (مقولہ مولوی محمد علی صاحب در پیغام صلح جلد ۱۴۔ نمبر ۲۔ صفحہ ۱۔ کالم نمبر ۲)

(۱۱) آیۃ وآخرین منھم لما یلحقوا بھم کی تفسیر

مرزا صاحب کی تحریر "اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنے والی قوم میں ایک نبی ہوگا۔ کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز ہوگا اس لئے اس کے اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کہلائیں گے اور جس طرح صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنے رنگ میں خدا تعالےٰ کی راہ میں دینی خدمتیں ادا کی تھیں وہ اپنے رنگ میں ادا کریں گے۔ بہر حال یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے۔"

(تتمہ حقیقت الوحی مصنفہ مرزا صاحب ص ۶۷)

مولوی محمد علی صاحب کا مذہب (کتاب النبوۃ فی الاسلام)

"یہاں کسی دوسرے رسول کے آنے کی خبر نہیں۔" ص ۱۲۶

ناظرین کرام سردست یہ گیارہ نمبر ہیں۔ جن میں مولوی محمد علی صاحب۔ مرزا صاحب مسیح موعود۔ حکم عدل سے علیحدہ ہوئے ہیں باقی بھی انشاء اللہ معروض ہوں گے۔

تعلیمات مرزا طبع دوم مع جواب الجواب قادیانی مشن کی تردید کے لئے ایک مختصر مگر جامع رسالہ "تعلیمات مرزا" شائع ہوا ہے جسکو ناظرین نے بہت پسند کیا اور بہت جلد اس کا پہلا ایڈیشن ختم ہوگیا۔ قادیان سے اس کا جواب نکلا جس کا جواب الجواب اس مرتبہ دیا گیا ہے۔ اب یہ ایسی جامع کتاب ہوگئی ہے کہ اس کو پاس رکھنے والا ہر میدان میں مرزائیوں پر غلبہ پا سکتا ہے۔ قیمت ۶ر صرف ایک نسخہ منگانے کے لئے مع محصول ۷ر کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔ (مینیجر مرقع قادیانی امرتسر)